بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلسلۂ اشاعت ۱۲۳ ذوالحجہ ۱۴۱۵ھ

عبداللہ صاحب دامانوی کی علمی تنگ دامانی

اہل حدیث نام کس نے رکھا؟ اور کب رکھا؟

یہ وہ چبھتے ہوئے سوال تھے جن کا جواب علمائے اہل حدیث نے آج تک نہیں دیا۔ ہاں البتہ اللہ تعالٰی کے رکھے ہوئے نام "مسلم" کو اپنانے کے خلاف اہلحدیث حضرات نے وہ طوفان سر پر چڑھایا ہوا ہے کہ "الامان الحفیظ"۔

معاملہ جب علم وعرفان اور اخلاقی اقدار سے ہٹ کر بغض وشنان اور ہٹ دھرمی ہی تک محدود ہو جائے تو آخر کس کس بات کا جواب دیا جائے؟

عبداللہ صاحب دامانوی کو بھی لفظ امیر، مسلم اور مرکب جماعت المسلمین سے چڑ ہے لہٰذا وہ آئے دن پرانے بغض کو نت نئے انداز میں عوام الناس کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں جن کے جوابات بارہا دئے جا چکے ہیں لیکن مطمئن ہو جانے کے بعد پھر

سے "نیا جال لائے پرانے شکاری"

کے مصداق کسی بات کو "ISSUE" بنا کر پھر وہی راگ الاپنے شروع کر دیتے ہیں جن سے جہلا مرعوب ہو جاتے ہیں۔

عبداللہ صاحب دامانوی نے ایک نئے عنوان کے تحت پرانے اعتراضات کو ایک بار پھر ایک پمفلٹ کی شکل میں بعنوان: "مسعود احمد بی ایس سی کی حقائق سے چشم پوشی" شائع کیا ہے حالانکہ ان کے اعتراضات کے جوابات دئے جا چکے ہیں لیکن لوگوں کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ ان کے اٹھائے گئے اعتراضات اتنے علمی ہیں کہ جماعت المسلمین نے ان کے جوابات نہیں دئے۔

بہرحال ایک بار پھر ان اعتراضات کے جوابات ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

عبداللہ صاحب لکھتے ہیں:

اعتراض موصوف نے اپنے ہر لٹریچر میں یہ لکھا ہے اللہ نے ہمارا صرف ایک ہی نام رکھا ہے یعنی مسلم اور اس دعوے پر انہوں نے اس قدر شدت اختیار کی کہ مسلم کے علاوہ دوسرے تمام ناموں ہی کا انکار کر دیا۔

موصوف کے دعوے کی سب سے بڑی دلیل یہ آیت ہے۔ هُوَ سَمّٰىكُمُ

الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ ھٰذَا (حج ـ ۷۸) اللہ تعالیٰ نے نزول قرآن سے پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلم رکھا ہے (ہمارا نام صرف ایک یعنی مسلم صـ۲)

اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ نے ہمارا نام مسلم بھی رکھا ہے (مسعود احمد بی ایس سی کی حقائق سے چشم پوشی صـ۲)

جواب | بہتر تو یہ تھا کہ موصوف قرآن مجید کی کوئی ایسی آیت پیش کرتے جو ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ کی ضد ہو یا نعم البدل ہو جب ایسی کوئی آیت نہیں ہے اور ہرگز نہیں ہے تو ان کا اعتراض بچکانہ اور لغو ہونے کی وجہ سے کالعدم ہے لہٰذا بقول موصوف کے مذکورہ آیت ہمارے دعوے کی سب سے بڑی دلیل ہے فللہ الحمد۔

اہلحدیثوں پر حیرت ہے کہ مذکورہ آیت کو صرف ہمارے لئے ہی سب سے بڑی دلیل سمجھتے ہیں اپنے لئے نہیں یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے خود ساختہ نام کو اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے نام پر فوقیت دیتے ہیں اسے چھوڑنے پر قطعی آمادہ نہیں، بتلایئے اس طرز عمل کو کیا کہا جائے ؟

موصوف کی خط کشیدہ عبارت کہ

"اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ نے ہمارا نام مسلم بھی رکھا ہے" معنی خیز ہی نہیں بلکہ انتہا درجہ کی ہٹ دھرمی ہے۔ معلوم نہیں انہوں نے لفظ "بھی" کا اضافہ کس لئے کیا ہے ؟

بہرحال اس آیت سے صرف مسلم نام "ہی" کا ثبوت ملتا ہے "بھی" کا نہیں

اعتراض | لیکن اس آیت میں اس بات کا کہیں ذکر نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام صرف مسلم رکھا ہے یا بالفاظ دیگر مسلم نام کے علاوہ دوسرے نام ممنوع ہیں (حوالہ مذکور صـ۳)

جواب | جو نام اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے وہی نام اسم علم ہے اور وہی نام ہم نے رکھا ہے۔ رہے صفاتی نام تو اس کا کس نے انکار کیا ہے ؟ موصوف کا الزام قطعی جھوٹ ہے۔

اعتراض | عبداللہ دامانوی لکھتے ہیں :-

اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ ہمارا نام مسلم ہی ہے اور دنیا میں ہم اسی نام سے متعارف ہیں (حوالہ مذکور صـ۳)

جواب | یہ ہماری تائید ہے فللہ الحمد۔

اعتراض | یہ کوئی دور کی کوڑی نہیں جسے موصوف لے کر آئے ہوں البتہ موصوف جو دور کی کوڑی لائے ہیں وہ یہ ہے کہ ہمارا صرف ایک ہی نام مسلم ہے اور موصوف کی یہ فکر قرآن و حدیث کے سراسر منافی ہے (حوالہ مذکور ص۳)

جواب | ذاتی نام تو صرف مسلم ہے اور یہ بات تو عبداللہ صاحب بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ہمارا "ذاتی نام مسلم ہے" (الفرقۃ الجدیدہ ص۲۲)

مسلم نام قرآن و حدیث کے عین مطابق ہے البتہ اہلحدیث نام قرآن و حدیث کے سراسر منافی ہے بلکہ اللہ تعالےٰ کے رکھے ہوئے نام سے انحراف ہے۔

دور کی کوڑی تو اہلحدیث لائے ہیں جنہوں نے مسلم نام کو چھوڑ کر خود ساختہ نام رکھا ہے اور اسی پر اڑے ہوئے ہیں۔

عبداللہ صاحب کا اعتراض لفظ "صرف" پر ہے لیکن عبداللہ صاحب خود لکھتے ہیں: ہمارا نام مسلم ہی ہے (حوالہ مذکور ص۳ سطر ۳) "صرف" اور "ہی" میں کیا فرق ہے جو ہم نے لکھا آپ نے بھی لکھا۔ فللہ الحمد۔ مزید برآں ہم "صرف" ذاتی نام کے لئے لکھتے ہیں۔ صفاتی ناموں سے ہمیں انکار نہیں۔ عبداللہ صاحب صفاتی ناموں کی بحث بغیر ضرورت دھوکہ دینے کے لئے لے آئے اور دلیل میں ترمذی اور مسند احمد کی حدیثیں پیش کرتے ہیں کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے مسلمین، کے علاوہ مؤمنین، عباداللہ نام بھی رکھے ہیں۔

اہلحدیث حضرات کی مذکورہ دلیل محض اپنے نام کے دفاع کا شاخسانہ ہے ورنہ ترمذی اور مسند احمد کی حدیثیں جس طرح دوسروں کے لئے بطور حجت پیش کرتے ہیں وہ خود ان پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں اگر وہ ان حدیثوں کو اپنے لئے حجت سمجھتے تو اپنے نام کی قربانی دے کر مؤمنین یا عباداللہ ہوتے یا کہلواتے۔

حیرت ہے اس قول و فعل کے تضاد کے باوصف اور اپنی ہی پیش کردہ حدیثوں کے باوجود یہ حضرات مصر ہیں کہ وہ اہلحدیث ہیں۔ اس حدیث میں تو ہے کہ صرف اللہ کے رکھے ہوئے ناموں یا القاب سے پکارو نہ کہ اہلحدیث نام یا لقب اللہ کا رکھا ہوا ہے۔

اعتراض | فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللهِ (رواہ الترمذی کتاب الامثال وصححہ)

یہ حدیث اگر صرف انہی الفاظ کے ساتھ مروی ہوتی تو ممکن تھا کہ موصوف لوگوں کو دھوکا

دینے میں کامیاب ہو جاتے لیکن الحمد للہ یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ کتب احادیث میں موجود ہے۔ چنانچہ مسند احمد میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے۔ فَادْعُوا الْمُسْلِمِيْنَ بِأَسْمَائِهِمْ بِمَا سَمَّاهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (مسند احمد جلد ۴ ص۱۳۰ ص۲۰۲ واسناد صحیح) (حوالہ مذکور ص۵)

جواب | یہاں بھی معترض کی علمی تنگ دامانی واضح ہے۔ حدیث تو بہرحال ایک ہی ہے مختلف الفاظ سے مروی ہونے کی وجہ سے موصوف دھوکا کھا گئے۔

اب موصوف بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ فرمایا تھا یا اسماء؟ کیا موصوف اس کا جواب دے سکتے ہیں؟

بہرحال ہم نے صحاح ستہ کی کتاب ترمذی پر بھروسہ کیا اور اسماء کو کسی راوی کی غلطی شمار کیا لہٰذا موصوف کا اعتراض ہی بچکانہ ہے۔

مزید برآں موصوف کا بغیر علم کے مسند احمد کی مذکورہ حدیث کو بطور دلیل پیش کرنا ان کے لئے بھی مفید نہیں چہ جائیکہ وہ دوسروں کے لئے اسے حجت قرار دیں۔

اعتراض | موصوف نے اپنے مسلم رسالہ میں سب سے پہلے مسند احمد ہی کی حدیث کو نقل کیا اور اس کا ترجمہ بھی درست کیا البتہ اس حدیث میں انہوں نے لفظ اسماء نقل نہیں کیا تھا یا لکھنے سے رہ گیا تھا (حوالہ مذکور ص۶)

جواب | یہ اعتراض بھی صحیح نہیں ہے ہم نے ترمذی کا حوالہ بھی دیا تھا اور ترمذی ہی کے صحیح متن کو نقل کیا تھا۔ لفظ اسماء کو کیوں نقل نہیں کیا اس کا جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

اعتراض | اس سلسلہ کی ایک اور حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں: وَلٰكِنْ تَسَمَّوْا بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (مسند احمد جلد ۵ ص۳۴۴ وقال الالبانی واسناد صحیح) (حوالہ مذکور ص۵)

جواب | پہلے یہ تو بتایئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سا لفظ فرمایا تھا۔ یہی سوال ان سے پہلے بھی کر چکے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے اعتراض بدستور موجود ہے۔ ہم پھر سوال کرتے ہیں کہ کیا اہلحدیث نام اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ اگر نہیں رکھا تو اس حدیث کی رو سے اس نام کا رکھنا ناجائز ہے۔

اعتراض | جناب حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت تلزم جماعۃ المسلمین واِمامھم میں موصوف

بتایئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان وصیتوں پر کس طرح عمل کیا جائے ؟ اگر جماعت المسلمین ہے تو اس میں شامل ہو جایئے نہیں ہے تو بنایئے، نہیں بنا سکتے تو پھر تمام فرقوں سے کنارہ کش ہو جایئے اور اسی حالت میں مر جایئے۔

جب موصوف کی گرفت ہوئی تو انہوں نے "نہیں ہے تو بنایئے، نہیں بنا سکتے" کے الفاظ خاموشی سے غائب کر دئے اور ان الفاظ کی جگہ ایک لائن چھوڑ دی اور جب موصوف کو بعد میں احساس ہوا..... تو انہوں نے بعد میں خاموشی سے یہ خالی جگہ بھی ختم کر دی۔
(حوالہ مذکور صث)

جواب | یہ اعتراض بالکل بچکانہ ہے اس اعتراض میں بھی کوئی صداقت نہیں ہے۔

مذکورہ الفاظ محض وقت کی بچت اور مسوّدہ کاتب کے پاس نہ لے جانے کی وجہ سے کاٹ دیئے تھے اور اس لئے کاٹ دیئے تھے کہ اس وقت جماعت المسلمین بن چکی تھی۔ جب ایک چیز وجود میں آجائے تو "نہیں ہے تو بنایئے" کی تکرار کا کیا جواز باقی رہ جاتا ہے۔

لہٰذا موصوف کا یہ اعتراض محض پروپگنڈا ہے کہ ہم نے مذکورہ الفاظ کسی کی گرفت کی وجہ سے کاٹ دیئے۔

موصوف اس الزام کا ثبوت پیش کریں ورنہ اپنی غلط بیانی سے رجوع کریں۔

حیرت ہے موصوف کو اتنی معمولی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی اور مسلسل اعتراض کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اس لئے کاٹے گئے یہ اس لئے پر کیا یہ اس لئے کیا وہ اس لئے کیا۔ کیا ان کو ہماری نیت کی خبر ہے یہ تو اللہ عالم الغیب ہی جانتا ہے۔

موصوف کو شاید علم نہیں کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔

مزید برآں کم از کم موصوف کو یہ اعتراض زیب نہیں دیتا کہ وہ جماعت المسلمین کے بارے میں یہ اعتراض کریں کہ نہیں تھی تو بنائی کیوں ؟

ہم پوچھتے ہیں کہ انہوں نے جماعت المسلمین تھی تو حزب المسلمین، جماعۃ المسلمین اور پھر چھوٹی تادالی جماعۃ من المسلمین (حقیقی) آخر کس دلیل کی بنیاد پر بنائی ؟

اعتراض | موصوف نے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو اضافہ کیا تھا اس کا بھی کوئی جواب موصوف نے اب تک نہیں دیا اور نہ ہی اس جھوٹ اور افتراء پردازی کا جواب ان کے پاس موجود ہے (حوالہ مذکور صہ ۹)

جواب | اعتراض کیا ہے شاہکار ہے۔ موصوف نے یہ نہیں بتایا کہ کیا اضافہ کیا؟
موصوف نے اپنے کتابچہ کے ص۲ پر یہ لکھا ہے کہ
اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ نے ہمارا نام مسلم بھی رکھا ہے۔
کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ لفظ "بھی" محض اضافہ ہے تحریف معنوی بھی ہے؟

اعتراض | موصوف کے مطابق دنیا میں کہیں بھی جماعت المسلمین موجود نہ تھی تو ایسی صورت میں انہیں مجبوراً دوسرے حکم پر عمل کرنا چاہیئے تھا۔
اس حدیث میں دوسرا حکم یہ ہے کہ اگر جماعت المسلمین اور اس کا امام موجود نہ ہو تو پھر تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جانا چاہیئے خواہ درخت کی جڑیں ہی کیوں نہ چبانی پڑیں۔ (حوالہ مذکور ص۱)

جواب | الحمد للہ ہم نے قرآن مجید و حدیث کی روشنی میں پورا پورا عمل کیا۔ یعنی فاعتزل تلك الفرق کلھا (صحیحین) کے مطابق پہلے فرقوں سے علیحدہ ہوئے اور پھر آیت کریمہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا (آل عمران) کے مطابق اکٹھے ہوئے گویا ہم نے قرآن و حدیث کے تقاضوں کے عین مطابق عمل کیا۔
اب اہلحدیثوں کے ہی خواہ جواب دیں کہ انہوں نے کس آیت یا کس حدیث کو دلیل بنا کر چھوٹی نادالی جماعت بنائی؟
اہلحدیث حضرات اکثر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جماعت المسلمین نہیں تھی تو بنائی کیوں اور جماعت المسلمین نے ابوداؤد اور مسند احمد میں وارد حذیفہ بن یمانؓ والی حدیث کے مطابق جنگل میں جا کر درختوں کی جڑیں چبانے پر عمل کیوں نہیں کیا؟
حذیفہ بن یمانؓ کی وہ حدیث جس میں چاروں زمانوں کا ذکر ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہے۔ اس پر ہم نے عمل کیا۔

اعتراض | عبداللہ صاحب نے کتابچہ کے آخر میں ہمیں مناظرہ کا چیلنج ان سطور کے ذریعہ دیا ہے۔ گویا ایک قسم کی دھمکی دی گئی ہے وہ لکھتے ہیں:
"گذشتہ سطور میں جو حقائق میں نے بیان کئے ہیں اگر موصوف ان کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تو میری طرف سے انہیں چیلنج ہے کہ وہ ان نکات پر جہاں اور جس جگہ چاہیں علماء کرام کی موجودگی میں مجھ سے گفتگو کر لیں۔" (حوالہ مذکور ص۱۴)

جواب | موصوف نے کہیں بھی حقائق بیان نہیں کئے ان کی اپنی کوئی تحقیق نہیں وہ صرف

ان ہی اعتراضات کو دہرا رہے ہیں جو اہلحدیث حضرات کی جانب سے اکثر حضرات برپاء کرتے رہے ہیں لہٰذا ان کا یہ دعویٰ صحیح نہیں کہ انہوں نے حقائق بیان کئے ہیں بہرحال حقائق کے نام پر جو کچھ انہوں نے بیان کیا وہ قارئین کے سامنے آچکا وہ خود فیصلہ کرلیں.

اس کے باوجود موصوف مناظرہ کرنے پر بضد ہیں (تو یہ جانتے ہوئے کہ مناظرہ کے نتائج کبھی فیصلہ کن نہیں ہوتے اور ہمیشہ شکست خوردہ ہی فتح کے بگل وڈنکے بجاتے ہیں) تو ہم ان کی اس بچکانہ خواہش کو بھی پورا کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ مناظرہ کھلے میدان میں ہو، ثالث کا تقرر مشترکہ رضامندی سے ہو، حکومت سے اجازت لی جائے، تحفظ کا خصوصی اور یقینی انتظام کرایا جائے.

مناظرہ کا چیلنج بچکانہ ہے، یہ عموماً کم علم لوگوں کی طرف سے ہی دیا جاتا ہے تاکہ ان کی شہرت ہو اور انہیں یہ کہنے کا موقعہ ملے کہ "بھاگ گئے"، "بھاگ گئے".

الغرض دلائل تو تحریری صورت میں موجود ہیں وہی اصل چیز ہوتے ہیں باقی زبانی مناظرہ کا چیلنج محض دفع الوقتی ہے.

عبداللہ داماذی صاحب نے کتابچہ میں لوگوں کو چونکانے اور جماعت المسلمین کو بدنام کرنے کی غرض سے دو خطوط بھی شائع کئے ہیں ان میں سے ایک خط کسی عرفان بیگ صاحب کا ہے وہ جماعت میں کب آئے اور کب چلے گئے یہ تحقیق طلب ہے. دوسرا خط وقار علی صاحب کا ہے ان کو ہم نے ان کے سوالات کا تحریری جواب دے دیا تھا انہوں نے ان کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ رجوع کرلیا پھر مزید تحقیق انہوں نے یہ کی کہ ہمارے متعلق ہمارے مخالف علماء سے سوال کیا جنہوں نے ہمیں خارجی قرار دے دیا (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ).

کیا خوب تحقیق ہے!

محمد یوسف

جماعت المسلمین